

از عدالتِ عظمیٰ

کمشنر آف انکم ٹیکس، کانپور

بنام

پی۔ پی۔ سیٹینڈسٹریٹریٹل ڈیولپمنٹ کارپوریشن

تاریخ فیصلہ: 11 اپریل، 1997

[ایس۔ سی۔ اگرا ل اور جی۔ ٹی۔ ناناوتی، جسٹس صاحبان]

انکم ٹیکس ایکٹ، 1961:

"انڈر رائٹنگ کمیشن" حصص کے سلسلے میں مشخص الیہ کے ذریعہ کمائی گئی، جو عوام کے ذریعہ سبسکرائب نہیں کی گئی تھیں، اور مشخص الیہ کے ذریعہ خریدی گئی تھیں۔ قرار پایا کہ، مشخص الیہ کی قابل ٹیکس آمدنی کے حصے کے طور پر نہیں مانا جاسکتا۔

پی ایم محمد میرا خان بنام کمشنر انکم ٹیکس، کیرالہ، (1969) 73 آئی ٹی آر 735، پر انحصار

کیا۔

کیدار ناتھ پٹن مینوفیکچرنگ کمپنی بنام کمشنر انکم ٹیکس، (1971) 82 آئی ٹی آر 363 اور موروی انڈسٹریز لمیٹڈ بنام کمشنر انکم ٹیکس، (1971) 82 آئی ٹی آر 835، لاگو نہیں ہوا۔

ریاست ٹرانواکتور بنام کمشنر انکم ٹیکس، (1986) 158 آئی ٹی آر 102؛ و مسٹر اینڈ کمپنی بنام کمشنر آف ان لینڈ ریونیو، 12 ٹی سی 813 اور کمشنر آف ان لینڈ ریونیو بنام کاک رسل اینڈ کمپنی لمیٹڈ، 29 ٹی سی 387، حوالہ دیا گیا۔

اکاؤنٹنسی بذریعہ ولیم ربلز، تیسرا ایڈیشن، صفحہ 1144 (باب XXVI)؛ بک کیپنگ اینڈ اکاؤنٹنسی بذریعہ ارنسٹ ایوان اسپانسر اور ایمیسٹ سی پیگلر، 10 واں ایڈیشن، صفحہ 650 ڈکسی کا آڈیٹنگ 17 واں ایڈیشن، صفحات 279 اور آڈیٹنگ تھیوری اینڈ پریکٹس بذریعہ آر کے مونٹوگومری، دوسرا ایڈیشن، صفحات 215-216، حوالہ دیا گیا۔

الفاظ اور فقرے:

"انڈر رائٹنگ"، "انڈر رائٹنگ کمیشن"

- کے معنی۔

پسیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 1739-40، سال 1981۔

آئی ٹی آر نمبر 31 اور 137، سال 1976 میں الہ آباد عدالت عالیہ کے مورخہ 30.6.80 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کی طرف سے پی اے چودھری، دھرو مہتا اور بی کے پرساد۔

مدعالیہ کے لیے منوج سو روپ اور مسز للیتا کوہلی۔

عدالت کا فیصلہ ایس سی اگرا ل جسٹس نے سنایا۔

یہ اپیلیں، انکم ٹیکس ایکٹ 1961 کی دفعہ 261 کے تحت دی گئی سرٹیفکیٹ کے ذریعے (جسے اس کے بعد 'ایکٹ' کہا گیا ہے)، ریونیو کی طرف سے الہ آباد عدالت عالیہ کے 30 جون 1980 کے فیصلے کے خلاف انکم ٹیکس ریفرنس نمبر 31 اور 137، سال 1976 میں دائر کی گئی ہیں۔ مذکورہ فیصلے کے ذریعے عدالت عالیہ نے ریونیو کے خلاف اور یو پی اسٹیٹ انڈسٹریل ڈیولپمنٹ کارپوریشن کے حق میں درج ذیل سوال کا جواب دیا ہے (جسے اس کے بعد 'مشخص الیہ' کہا گیا ہے):

"کیا مقدمے کے حقائق اور حالات کے پیش نظر، ٹریبونل کا یہ قرار دینا درست تھا کہ انڈر رائٹنگ کمیشن — جو ایسے حصص کے سلسلے میں وصول کیا گیا جو خود مشخص الیہ نے رکھے اور جو درحقیقت دوسروں کے ذریعے سبسکرائب نہیں کیے گئے — مشخص الیہ کے ہاتھوں میں ان حصص کی لاگت کو کم کرنے والا عامل تھا، اور وہ اس سال کی علیحدہ قابل محصول آمدنی نہیں تھی؟"

حوالہ جات تخمینہ کاری کے سالوں 1970-71 اور 1971-72 سے متعلق ہیں۔

مشخص الیہ ایک ریاستی ادارہ ہے۔ اس کے حصص کو مکمل طور پر ریاست اتر پردیش نے سبسکرائب کیا ہے۔ اسے ریاست اتر پردیش میں صنعتوں کی ترقی کے مقصد کے ساتھ شامل کیا گیا ہے اور اس مقصد کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ صنعتی منصوبوں یا کاروباری اداروں کو مالی اعانت فراہم کرتا ہے، چاہے وہ حکومت، ایک قانونی ادارہ، نجی کمپنی، فرم یا افراد وغیرہ کی ملکیت ہو یا چلائے۔ مشخص

الیہ کی طرف سے کمپنی کو مالی اعانت فراہم کرنے کی شقوں میں سے ایک یہ تھی کہ عوام کی طرف سے سبسکرائب کی گئی ایسی کمپنیوں کے حصص پر مشخص الیہ کمیشن کے ساتھ ساتھ ایسی کمپنیوں کے حصص کی فروخت پر بروکریج حاصل کرنے کا حقدار تھا اور اگر ایسی کمپنیوں کے حصص کو عوام کی طرف سے مکمل طور پر سبسکرائب نہیں کیا گیا تو مشخص الیہ ان حصص کو ظاہری قیمت پر سبسکرائب کرنے کا پابند تھا لیکن وہ اسی انداز میں کمیشن اور بروکریج کا حقدار تھا جیسے کہ ایسی کمپنیوں کے حصص کو عوام نے سبسکرائب کیا ہو۔ مشخص الیہ کی طرف سے اپنایا گیا طریقہ یہ تھا کہ انڈر رائٹنگ کمیشن اور بروکریج کو اس کے منافع اور نقصان کے کھاتے میں کریڈٹ کرنے کے بجائے ایسی کمپنیوں کے معاملے میں جن کے حصص خود مشخص الیہ کو سبسکرائب کرنا پڑتا تھا، اس کی قیمت کو کم کرتا تھا۔ مال تجارت کے طور پر اس کے پاس موجود حصص۔ پچھلے سال کے دوران جو تشخیصی سال 1970-71 سے متعلق ہے، مشخص الیہ نے انڈر رائٹنگ کمیشن کے ذریعے 33,719 روپے کی رقم اور بروکریج حاصل کی تھی جبکہ مشخص الیہ نے اپنی قابل ٹیکس آمدنی کے تخمینہ کاری پر مذکورہ رسیدوں میں سے 12,535 روپے کی رقم پیش کی تھی۔ پچھلے سال تخمینہ کاری سال 1971-72 سے متعلقہ مشخص الیہ انڈر رائٹنگ کمیشن اور بروکریج کے ذریعے کمائی گئی رقم 1,15,000 اور اس کا کوئی حصہ اس کی قابل ٹیکس آمدنی میں شامل نہیں تھا۔ تخمینہ کاری کرتے وقت انکم ٹیکس افسر نے تخمینہ کاری شدہ شخص کو انڈر رائٹنگ کمیشن اور بروکریج کے ذریعے موصول ہونے والی پوری رقم کو دونوں تخمینہ کاری شدہ سالوں کے لیے قابل ٹیکس آمدنی کے حصے کے طور پر شامل کیا۔ تاہم، ایسٹ اسسٹنٹ کمشنر نے مؤقف اختیار کیا کہ انڈر رائٹنگ کمیشن اس سال میں جس میں وہ جمع ہوتا ہے، یعنی اس سال میں جس میں انڈر رائٹنگ معاہدہ کیا گیا تھا، ٹیکس دہندگان کی آمدنی کے طور پر قابل تشخیص ہے۔ لیکن جہاں تک بروکریج کا تعلق ہے، اس کا مؤقف تھا کہ مشخص الیہ کے پاس موجود حصص پر بروکریج مشخص الیہ کی آمدنی میں شامل نہیں ہے اور اسے لیے گئے حصص کی لاگت کے ساتھ ایڈجسٹ کیا جانا چاہیے۔ مشخص الیہ نے ایسٹ اسسٹنٹ کمشنر کے احکامات کے خلاف انکم ٹیکس ایپلی ٹریبونل (جسے اس کے بعد 'ٹریبونل' کہا جاتا ہے) کے سامنے اپیل دائر کی۔ ریونیو نے بروکریج کے حوالے سے ایسٹ اسسٹنٹ کمشنر کے حکم پر سوال نہیں اٹھایا۔ ٹریبونل نے فیصلہ دیا کہ مشخص الیہ کے پاس موجود حصص کے سلسلے میں ضمانت کمیشن حصص کی لاگت کو کم کرے گا اور ٹیکس دہندگان کی آمدنی کے طور پر الگ سے تشخیص کے قابل نہیں ہوگا۔ ٹریبونل نے مشاہدہ کیا ہے:

"اور کمیشن اور بروکریج کے ذریعے یہ فرق انڈر رائٹر وصول کرتا ہے کیونکہ وہ کمپنی کے سرمائے کی ایک بڑی رقم کے لیے سبسکرائب کرنے پر راضی ہوتا ہے۔ اس طرح انڈر رائٹر جو بھی رقم انڈر رائٹنگ کمیشن کے طور پر کماتا ہے وہ خود بخود اس کی آمدنی نہیں بنتی ہے۔ اسے اس وقت تک ملتوی کیا جاتا ہے جب تک کہ حصص لینے یا نہ لینے کا خطرہ ختم نہ ہو جائے۔ اگر حصص کو مکمل طور پر سبسکرائب کیا جاتا ہے، تو ادارے کو کمیشن ملتا ہے، لیکن وہ سرمائے کی ادائیگی نہیں کرتا ہے۔ اس صورت میں، کارپوریشن کی طرف سے کمائی گئی کمیشن ایک آمدنی ہے اور اسے مشخص الیہ کے منافع اور نقصان کے حساب میں لیا جاسکتا ہے۔ لیکن، اگر مشخص الیہ تحریری حصص میں سے کچھ حصہ سبسکرائب کرتا ہے، تو ان حصص سے متعلق کمیشن لاگت کی طرف جاتا ہے اور اس لیے، انڈر رائٹر کی طرف سے کوئی آمدنی حاصل نہیں کی جاتی ہے۔"

اکاؤنٹنسی پر مختلف کتابوں کا حوالہ دینے کے بعد، یعنی، ولیم ربلز کی اکاؤنٹنسی، تیسرا ایڈیشن، صفحہ 1144 (باب XXVI)؛ ارنسٹ ایون اسپانسر اور ارنسٹ سی پیگلر کی بک کیپنگ اینڈ اکاؤنٹس، 10 واں ایڈیشن، صفحہ 650؛ ڈکسی کی آڈیٹنگ، 17 واں ایڈیشن، صفحہ 279؛ اور آر کے مونٹگو مری کی آڈیٹنگ تھیوری اینڈ پریکٹس، دوسرا اختتام۔ ٹریبونل نے فیصلہ دیا ہے کہ انڈر رائٹنگ اکاؤنٹ منافع اور نقصان کے اکاؤنٹ کا ایک حصہ ہے، جس میں نہ صرف انڈر رائٹنگ کمیشن اور بروکریج سے ہونے والی آمدنی شامل ہے بلکہ اس میں اخراجات اور حصص کی لاگت سے کم کیا جاتا ہے، جسے انڈر رائٹر کو لینے کے لیے کہا جاتا ہے اور اس اکاؤنٹ کی دیگر اشیاء کو چھوڑ کر اتنا انڈر رائٹنگ کمیشن پر غور نہیں کیا جاسکتا۔ ٹریبونل کے مطابق، اگر انڈر رائٹنگ اکاؤنٹ کی نوعیت کو مد نظر رکھا جائے تو، توضیح کی لاگت کے لیے پہلے بروکریج اور انڈر رائٹنگ کمیشن کو ایڈجسٹ کرنے کے لیے مشخص الیہ کے ذریعے اپنائے جانے والے عمل، جو اس کے ذریعے انڈر رائٹ کیے گئے ہیں، لیکن اس کے ذریعے سبسکرائب نہ کیے گئے توضیح پر حاصل ہونے والے کمیشن اور بروکریج کو منافع اور نقصان کے کھاتے میں لے جایا جاتا ہے، بالکل درست تھا اور اکاؤنٹنسی کے اصولوں کے مطابق تھا اور چونکہ ایکٹ میں کوئی متضاد توضیح نہیں ہے، اس لیے مشخص الیہ کے ذریعے اپنائے جانے والے نظام کا احترام کیا جانا چاہیے۔ ریونیو کی درخواست پر ٹریبونل نے مذکورہ سوال کو عدالت عالیہ کی رائے کے لیے بھیجا ہے۔

ان حوالوں پر عدالت عالیہ نے انکم ٹیکس ریفرنس نمبر 37، سال 1976 کے ساتھ تخمینہ کاری کے سالوں 1965-66، 1966-67، 1967-68، 1969-70 سے متعلق غور کیا تھا جس

میں بھی اسی طرح کے سوال کو عدالت عالیہ کی رائے کے لیے بھیجا گیا تھا۔ عدالت عالیہ نے ٹریبونل کے نقطہ نظر سے اتفاق کیا اور فیصلہ دیا کہ کمپنی کی طرف سے پیش کردہ اور عوام کی طرف سے خریدے گئے حصص کے سلسلے میں انڈر رائٹر کے طور پر مشخص الیہ کی طرف سے کمائی گئی کمیشن بلاشبہ مشخص الیہ کا منافع ہوگا جس کا حساب اس کے منافع اور نقصان کے کھاتے میں ہونا چاہیے، لیکن جہاں تک مشخص الیہ کی طرف سے ضمانت شدہ اور اس کے ذریعے خریدے گئے حصص کا تعلق ہے، اس کے نتیجے میں مشخص الیہ ان حصص کو اس غور کے لیے خریدتا ہے جو کمیشن اور بروکر تاج کی رقم سے کم ہونے والے حصص کی ظاہری قیمت کے برابر ہے اور ایسی صورت میں، کم قیمت والے حصص کی رقم۔ کمیشن اور بروکر تاج لکھنا محض حصص کی قیمت کو کم کرنے کے لیے جاتا ہے اور اسے مشخص الیہ کی آمدنی نہیں سمجھا جاسکتا۔ تاہم، عدالت عالیہ نے محسوس کیا کہ یہ سوال کہ کیا ان حصص کے سلسلے میں انڈر رائٹنگ کمیشن، جسے مشخص الیہ نے خود انڈر رائٹر کے طور پر سبسکرائب کیا تھا، ان حصص کی لاگت کو کم کرنے کے لیے گیا تھا یا کیا اس طرح کے انڈر رائٹنگ کمیشن پر آمدنی کے طور پر ٹیکس لگایا جاسکتا ہے، عام اہمیت کے قانون کا ایک اہم سوال ہے اور لہذا اس نے ایکٹ کی دفعہ 261 کے تحت اس عدالت میں اپیل کے لیے فٹنس کا سرٹیفکیٹ دے دیا۔ لہذا یہ اپیلیں۔

عوامی کمپنیوں کے معاملے میں، جب حصص عوام کو سبسکریپشن کے لیے پیش کیے جاتے ہیں، تو حصص کو ضمانت دے کر ضروری سرمایہ حاصل کرنے کو یقینی بنانا معمول کی بات ہے۔ لفظ "انڈر رائٹنگ" کا مطلب یہ ہے کہ اگر عوام یا دیگر افراد ان کے لیے سبسکرائب کرنے میں ناکام رہتے ہیں تو کوئی شخص انڈر رائٹنگ معاہدے میں مخصوص حصص لینے پر راضی ہوتا ہے۔ اس معاہدے پر غور کمیشن کی ادائیگی کی شکل اختیار کرتا ہے، جسے "انڈر رائٹنگ کمیشن" کہا جاتا ہے۔ اس طرح انڈر رائٹرز کو اس خطرے کے لیے ادائیگی کی جاتی ہے جس سے وہ عوام کے سامنے حصص رکھنے میں خود کو بے نقاب کرتے ہیں۔ کمپنیز ایکٹ 1956 کی دفعہ 76 کے تحت انڈر رائٹنگ کمیشن کی ادائیگی جائز ہے۔

جو سوال زیر غور آتا ہے وہ یہ ہے کہ کیا ان حصص کے سلسلے میں انڈر رائٹنگ کمیشن جسے عوام سبسکرائب نہیں کر سکتے تھے اور جسے مشخص الیہ کو خریدنا پڑتا تھا، اسے مشخص الیہ کی آمدنی ماننا پڑتا ہے یا اس طرح خریدے گئے حصص کی لاگت کو کم کرنے کی طرف جاتا ہے۔ مشخص الیہ کے زیر انتظام کھاتوں میں انڈر رائٹنگ کمیشن کو پہلے ان حصص کی قیمت کے مطابق ایڈجسٹ کیا جاتا ہے جو انڈر رائٹ ہوتے ہیں اور اس کے بعد مشخص الیہ کے ذریعے سبسکرائب نہ کیے گئے حصص پر کمیشن کو

منافع اور نقصان کے کھاتے میں لے جایا جاتا ہے۔ ٹریبونل نے پایا ہے کہ مشخص الیہ کی طرف سے اپنائی جانے والی مذکورہ مشق اکاؤنٹنسی گورننگ انڈر رائٹنگ اکاؤنٹ کے اصولوں کے مطابق تھی۔ ٹریبونل نے اکاؤنٹنسی سے متعلق مستند کتابوں کا حوالہ دینے کے بعد فیصلہ دیا ہے کہ انڈر رائٹنگ کمیشن منافع اور نقصان کے کھاتے کا ایک حصہ ہے جس میں نہ صرف انڈر رائٹنگ کمیشن اور بروکریج سے حاصل ہونے والی آمدنی شامل ہے بلکہ اس میں اخراجات اور حصص کی لاگت سے کٹوتی کی جاتی ہے، جسے انڈر رائٹر کو لینے کے لیے کہا جاتا ہے اور اس طرح، انڈر رائٹنگ کمیشن کو اس کھاتے کی دیگر اشیاء کو ایک طرف رکھ کر غور میں نہیں رکھا جاسکتا اور اس لیے، مشخص الیہ کے ذریعے خریدے گئے حصص کے سلسلے میں انڈر رائٹنگ کمیشن کو مشخص الیہ کے ہاتھ میں قابل ٹیکس آمدنی کے طور پر نہیں لیا جاسکتا۔ عدالت عالیہ نے ٹریبونل کے مذکورہ نظریہ سے اتفاق کیا ہے۔

اپیلوں کی حمایت میں ریونیو کی طرف سے پیش ہونے والے فاضل وکیل کی طرف سے زور دیا گیا بنیادی دلیل تھی کہ کمی کا حق قانون کی توضیحات کے تحت ہونا چاہیے نہ کہ مشخص الیہ کی طرف سے اپنائے گئے حساباتی پریکٹس کے ذریعے اور اس کے جمع کرانے کی حمایت میں فاضل وکیل نے کیدار ناتھ پٹن مینوفیکچرنگ کمپنی بنام کمشنر انکم ٹیکس، (1971) 82 آئی ٹی آر 363؛ موروی انڈسٹریز لمیٹڈ بنام کمشنر انکم ٹیکس، (1971) 82 آئی ٹی آر 835 اور اسٹیٹ آف ٹرانواٹور بنام کمشنر انکم ٹیکس، (1986) 158 آئی ٹی آر 102 میں اس عدالت کے فیصلے پر انحصار کیا ہے۔

ہماری رائے میں یہ دلیل طاقت سے مبرا ہے۔ فوری معاملے میں مشخص الیہ کے ذریعہ اپنائی جانے والی حساباتی پریکٹس اکاؤنٹس کو انڈر رائٹنگ کرنے والے اکاؤنٹنسی کے عمومی اصولوں کے مطابق تھی۔ یہ ایک اچھی طرح سے قبول شدہ تجویز ہے کہ "منافع اور فوائد کے توضیع کے مقاصد کے لیے تجارتی حساباتی کے عام اصولوں کا اطلاق کیا جانا چاہیے، جب تک کہ وہ متعلقہ قانون کی کسی واضح توضیع سے متصادم نہ ہوں۔" (دیکھیں: مسٹر اینڈ کمپنی بنام کمشنر آف ان لینڈ ریونیو، 12 ٹی سی 813 اور کمشنر آف ان لینڈ ریونیو بنام کاک، رسل اینڈ کمپنی۔ لمیٹڈ، 29 ٹی سی 387)۔ اس تجویز کی تصدیق اس عدالت نے پی ایم محمد میرا خان بنام کمشنر انکم ٹیکس، کیرالہ، (1969) 73 آئی ٹی آر 735 میں کی ہے۔ مذکورہ معاملے میں یہ مشاہدہ کیا گیا ہے:

"اس مقصد کے لیے انکم ٹیکس افسر کا فرض تھا کہ وہ یہ معلوم کرے کہ کاروبار نے حقیقی اکاؤنٹنسی پریکٹس کے مطابق کتنا منافع کمایا ہے۔" (صفحہ 743)

جن فیصلوں پر ریونیو کے فاضل وکیل نے انحصار کیا ہے وہ اس اصول سے ہٹ کر نہیں

ہیں۔

کیدار ناتھ پٹسن مینوفیکچرنگ کمپنی بنام کمشنر آف انکم ٹیکس (اوپر) میں یہ عدالت اس سوال پر غور کر رہی تھی کہ آیا مشخص الیہ کی طرف سے ادا کردہ یا قابل ادائیگی سیلز ٹیکس کی رقم انکم ٹیکس ایکٹ، 1922 کی دفعہ 10(2)(xv) کے معنی میں ایک خرچ ہے۔ مشخص الیہ کے مذکورہ دعوے کو انکم ٹیکس افسر نے اس بنیاد پر مسترد کر دیا تھا کہ مشخص الیہ حساباتی کے تجارتی نظام پر عمل پیرا تھا اور اس نے اس رقم کی ادائیگی کے حوالے سے اپنی کتابوں میں کوئی توضیح نہیں کیا تھا۔ مذکورہ رقم کی کٹوتی کے لیے تشخیص کے دعوے کو بر توضیح رکھتے ہوئے، اس عدالت نے فیصلہ دیا ہے کہ آیا مشخص الیہ کسی خاص کٹوتی کا حقدار ہے یا نہیں، اس کا انحصار اس سے متعلق قانون کی فراہمی پر ہو گا کہ اس نظریے پر جو مشخص الیہ اپنے حقوق سے لے سکتا ہے اور نہ ہی حساب کتاب میں اندراجات کا وجود یا عدم موجودگی اس معاملے میں فیصلہ کن یا فیصلہ کن ہو سکتی ہے۔ اس معاملے میں یہ سوال زیر غور نہیں آیا منافع کے تعین کے لیے حساباتی کے اصولوں کو مد نظر رکھنا پڑتا ہے یا نہیں۔

موروی انڈسٹریز لمیٹڈ بنام کمشنر انکم ٹیکس (اوپر) کا فیصلہ بھی اس سوال سے نمٹتا نہیں ہے۔ اس معاملے میں اس عدالت نے انکم ٹیکس ایکٹ 1922 کی دفعہ 4(1)(b)(i) میں استعمال ہونے والے لفظ "جمع" کے معنی کی وضاحت کی ہے اور مشاہدہ کیا ہے کہ آمدنی واجب الادا ہونے پر جمع ہوئی ہے اور ادائیگی کی تاریخ کے ملتوی ہونے کا اثر صرف ادائیگی کے وقت تک ہوتا ہے لیکن اس سے آمدنی کے جمع ہونے پر کوئی اثر نہیں پڑتا ہے۔

اسٹیٹ آف ٹرانوائٹور بنام کمشنر آف انکم ٹیکس (اوپر) ایک ایسا معاملہ تھا جہاں مشخص الیہ بینک نے چھپا بیٹنگی رقم پر سود لینے کے بجائے، یعنی ایسی بیٹنگی رقم جو وصولی کے لیے انتہائی مشکوک ہو چکی تھی، اسے منافع اور نقصان کے کھاتے میں جمع کر دیا تھا جسے 'انٹرسٹ عبوری کھاتہ' کہا جاتا ہے۔ سوال یہ تھا کہ آیا مذکورہ سود قابل ٹیکس ہے، جے تلزاپور کرنے اپنے اختلافی فیصلے میں کہا کہ مذکورہ آمدنی کوئی آمدنی نہیں ہے اور قابل ٹیکس نہیں ہے اور مشاہدہ کیا کہ تجارتی نظام حساباتی میں بھی یہ صرف حقیقی آمدنی کا جمع ہے جو ٹیکس اور جمع کے لیے قابل وصول ہے جو تجارتی اصولوں پر طے کیا جانا چاہیے جو لین دین کے کاروباری کردار اور صورتحال کے حقائق اور خصوصیات کے حوالے سے ہے اور اس کا تعین خالص نظریاتی یا نظریاتی یا قانونی نقطہ نظر کو اپنا کر نہیں کیا جاسکتا۔ فاضل جج

نے اکاؤنٹنسی پر معیاری نصابی کتابوں کا حوالہ دیا ہے تاکہ یہ ظاہر کیا جاسکے کہ چیچپا قرضوں پر سود کی صورت میں متعلقہ قرض دہندگان کے کھاتوں سے سود کے ساتھ ڈیبٹ کرنے اور اسے سود کھاتے یا منافع و نقصان کھاتے کے بجائے سود سسپنس کھاتے میں لے جانے کا رواج اچھی طرح سے تسلیم شدہ اور قبول شدہ تجارتی اکاؤنٹنسی کا عمل ہے جو حساباتی کے تجارتی نظام سے مکمل طور پر مطابقت رکھتا ہے۔ جے سیاساچی مکھرجی بے (اس وقت فاضل چیف جسٹس تھے) نے، تاہم، مؤقف اختیار کیا کہ چیچپا بینکنگ رقم پر سود حساباتی کے تجارتی نظام کے مطابق جمع ہوا تھا کیونکہ مشخص الیہ بینک نے متعلقہ فریقوں سے سود کے ساتھ کم کیا تھا اور یہ کہ حساباتی سال کے اختتام کے بعد مشخص الیہ بینک نے سود کو چھوڑے بغیر، جو اسے ناقابل وصول قرضہ کے طور پر مل سکتا تھا، اسے ٹیکس کے لیے پیش نہیں کیا بلکہ اسے سود عبوری کھاتہ میں لے گیا اور یہ کہ ایک خاص رقم لے کر جو سود کے طور پر جمع ہوئی تھی اسے ناقابل وصول قرضہ یا ناقابل واپسی کے طور پر سمجھے بغیر۔ سود لیکن اسے عبوری کھاتہ میں رکھنا ایکٹ کے دفعہ 36(2) کے ساتھ پڑھے جانے والے دفعہ 36(1)(iii) کے منافی تھا۔ فاضل جج نے، اکاؤنٹنسی پر تسلیم شدہ کتابوں کا نوٹس لینے کے بعد، جن کا حوالہ جے تلزاپور کرنے دیا تھا، مشاہدہ کیا:

"یہاں تک کہ اگر کسی دیئے گئے حالات میں، رقوم کو اکاؤنٹنسی کے مقصد کے لیے سود کے عبوری کھاتہ کے طور پر سمجھا جاسکتا ہے، اس سے ٹیکس کے سوال پر اثر نہیں پڑے گا۔ اس کا تعین اچھی طرح سے طے شدہ قانونی اصولوں اور اکاؤنٹنسی کے اصولوں سے ہونا چاہیے جن کا یہاں پہلے حوالہ دیا گیا ہے۔"

جے رنگنا تھ مشرا بے (اس وقت فاضل چیف جسٹس کے طور پر) نے جے مکھرجی کے استدلال اور نتائج سے اتفاق کیا۔ جے مکھرجی کے مذکورہ بالا مشاہدات یہ بھی پیش کرتے ہیں کہ ٹیکس کی اہلیت کے سوال کے تعین کے لیے اچھی طرح سے طے شدہ قانونی اصولوں کے ساتھ ساتھ اکاؤنٹنسی کے اصولوں کو بھی مد نظر رکھنا ہوگا۔ اس معاملے میں فاضل جج نے فیصلہ دیا کہ سود کے طور پر جمع ہونے والی رقم کو ناقابل وصول قرضہ یا ناقابل واپسی سود کے طور پر سمجھے بغیر لیکن اسے عبوری رقم میں رکھے بغیر ایکٹ کی دفعہ 36(1)(vii) کے ساتھ پڑھا جاتا ہے اور اس لیے، اگر رقم کو حساباتی کے مقاصد کے لیے سود عبوری کھاتہ میں لے جایا جاسکتا ہے، تو اس سے اس کی ٹیکس کی اہلیت متاثر نہیں ہوگی۔

موجودہ معاملے میں، ٹریبونل نے اکاؤنٹنسی سے متعلق مستند کتاب کا حوالہ دینے کے بعد پایا ہے کہ مشخص الیہ اکاؤنٹس کو انڈر رائٹنگ اکاؤنٹس پر لاگو اکاؤنٹنسی کے اصولوں کے مطابق درست طریقے سے برقرار رکھے ہوئے تھا اور مذکورہ اصولوں کو مد نظر رکھتے ہوئے ان حصص پر انڈر رائٹنگ کمیشن جو عوام کے ذریعے سبسکرائب نہیں کیے گئے تھے اور مشخص الیہ کے ذریعے خریدے گئے تھے، اسے لین دین میں مشخص الیہ کے ذریعے حاصل کردہ منافع کے طور پر نہیں مانا جاسکتا اور مذکورہ کمیشن کو صرف مشخص الیہ کے ذریعے خریدے گئے حصص کی قیمت کو کم کرنے کے طور پر مانا جاسکتا ہے۔ ٹریبونل نے یہ بھی کہا ہے کہ ایکٹ میں کوئی متضاد شق نہیں ہے۔ ریونیو کے فاضل وکیل نے یہ نہیں دکھایا ہے کہ مشخص الیہ کی طرف سے اپنائی جانے والی اکاؤنٹنسی پریکٹس ایکٹ کی کسی بھی شق کے منافی ہے۔ ان حالات میں، یہ ماننا ضروری ہے کہ ٹریبونل نے یہ نظریہ توضیح کرنے میں کوئی غلطی نہیں کی ہے کہ ان حصص کے سلسلے میں مشخص الیہ کی طرف سے حاصل کردہ انڈر رائٹنگ کمیشن جو عوام کے ذریعے سبسکرائب نہیں کیے گئے تھے اور مشخص الیہ کے ذریعے خریدے گئے تھے، کو اس کی قابل ٹیکس آمدنی کا حصہ نہیں سمجھا جاسکتا۔ اس لیے جس سوال کا حوالہ دیا گیا تھا اس کا صحیح جواب عدالت عالیہ نے ریونیو کے خلاف اور مشخص الیہ کے حق میں دیا تھا۔

نتیجے کے طور پر، اپیلیں ناکام ہو جاتی ہیں اور اسی کے مطابق مسترد کر دی جاتی ہیں۔ اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔